جس میں

شجرات چشتیہ، صابریہ، نظامیہ، نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، رشیدیہ، امدادیہ
اور اذکار اوراد و اعمال نافعہ سلوک درج ہیں

مرتبہ

زبدۃ السلف قدوۃ الخلف شیخ الاسلام حضرت مولانا الحاج المولوی السید حسین احمد صاحب مدنی

صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

باجازت حضرت شیخ الاسلام دامت فیوضہم

احقر سید احمد نے اپنے کتبخانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ وتابعیہ اجمعین

اما بعد چونکہ ارشاد خداوندی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ تحدیث اور اظہار نعماء اللہ کو واجب قرار دیتا ہے بنا بریں حسب مقام بعض امور کا ذکر کرنا نہ صرف مناسب بلکہ ضروری خیال کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے بے شمار اور عظیم الشان مادی اور معنوی نعمتوں کی اس ظلوم وجہول ننگ خاندان پر بارش فرمائی فللہ الحمد والمنۃ ۔

من آن خاکم کہ ابر نوبہاری	کند از لطف بر من قطرہ باری

ان گرانمایہ نعمتوں میں سے یہ عظیم الشان نعمت بھی ہے کہ ۱۳۱۶ھ ماہ شعبان میں جب کہ میں تقریباً تمام کتب درسیہ اور ان کے آخری امتحان سے فارغ ہوا تھا اور اسی مہینہ کی آخری تاریخوں میں حضرت والد صاحب مرحوم ومغفور نے سفر حجاز کا مع اپنے جملہ متعلقین کے اعلان کر دیا تھا باشارۂ حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز وباصرار برادر بزرگ مولوی محمد صدیق صاحب مرحوم آستانہ حضرت قطب اقطاب سرگروہ اولیاء اللہ سید العارفین امام زماں مولانا رشید احمد صاحب حنفی انصاری چشتی صابری نظامی نقشبندی قادری سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز پر حاضر ہوا اور بوسیلۂ حضرت استاذ جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی مرحوم ومغفور استدعائے بیعت طریقت و ارشاد پیش کی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بلا چون وچرا درخواست قبول فرما کر سلاسل اربعہ میں بیعت فرما لیا اور ارشاد فرمایا کہ چونکہ تو مکہ معظمہ جا رہا ہے اور وہاں حضرت مرشد قطب العالم سید العارفین مولانا الحاج امداد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز موجود ہیں انھیں سے ذکر وشغل کی تلقین حاصل کر لینا۔ چنانچہ اسی روز وہاں سے روانہ ہو کر دیوبند ہوتا ہوا وطن مالوف پہنچا۔ خدا کے فضل وکرم سے اس بیعت مبارکہ کے آثار اسی دن سے میں اپنے میں پانے لگا اور رویائے صالحہ کا سلسلہ بھی جب ہی سے شروع ہو گیا۔

چونکہ اس زمانہ میں سفر حجاز کے لئے صرف بندر چاٹگام (بنگال) کھلا ہوا تھا سواحل وغیرہ پر طاعون کے زور وشور کی بنا پر قرنطینوں کی بھی سختیاں تھیں اس لئے بہت زیادہ زمانہ مکہ معظمہ پہنچنے میں صرف ہو گیا۔ یہاں تک کہ آخر ماہ ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ میں تین ماہ متواتر سفر میں گذارنے پر مکہ معظمہ پہنچا ہوا بعد از انتظام اقامت وحضرت

مناسک حضرت سید العارفین قطب العالم جناب حاجی امداد اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کی بارگاہ میں شرف یابی کی نعمت حاصل ہوئی۔ حضرت حاجی صاحب موصوف سے مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہما کا بیعت فرمانے کے بعد ارشاد و تلقین کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر محول فرما دینا معہ دیگر پیغامات ذکر کیا۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے نہایت شفقت فرمائی اور پاس انفاس کی تلقین کرنے کے بعد ارشاد کیا کہ ہر روز بوقت صبح ہمارے یہاں حاضر ہوا کرو اور یہی عمل کیا کرو۔ اس زمانہ میں روزانہ تقریباً آٹھ بجے صبح سے دس گیارہ بجے تک اذن عام ہوتا تھا مولانا محب اللہ صاحب مرحوم مثنوی شریف پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ حسب ارشاد روزانہ حاضر ہوتا رہا۔ حج و عمرہ کے مناسک سے فارغ ہونے پر اواخر ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ میں بوقت روانگی قافلہ مدینہ منورہ بعد از ظہر حاضر ہوا اگرچہ وہ وقت عام اجازت کا نہ تھا مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ میں بلا لیا باوجودیکہ اس وقت میں بہت ضعیف تھے پلنگ پر لیٹے ہی رہا کرتے تھے پہنچنے پر بیٹھ گئے اور غایت شفقت سے پاس بلا کر میرے اور بھائی سید احمد صاحبؒ کے سر پر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیر کر فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا۔ چونکہ اس ارشاد پر میں نے سکوت کیا تھا فرمایا کہو کہ میں نے قبول کیا حسب ارشاد دونوں نے یہ کلمات کہے۔ وہاں سے رخصت ہو کر تبریزی کی جگہ (بیرون مکہ معظمہ جہاں پر قافلہ روانگی کے وقت جمع ہوا کرتا تھا) پر پہنچا دو ہی تین دن گذرے تھے کہ منزل رابغ کی شب میں جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت باسعادت خواب میں نصیب ہوئی۔ یہ سب سے پہلی زیارت آنحضرت علیہ السلام کی تھی۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر قدموں پر گر گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت جو کتابیں میں پڑھ چکا ہوں وہ یاد ہو جائیں اور جو نہیں پڑھیں ہیں ان کے متعلق اتنی قوت ہو جائے کہ مطالعہ میں نکال سکوں آپؐ نے فرمایا کہ یہ تجھکو دیا۔ محرم الحرام ۱۳۱۷ھ کی ابتدائی تاریخوں میں مدینہ منورہ پہنچا وہاں پہنچنے پر قیامگاہ اور معیشت کے اسقدر الجھاؤ پڑے کہ حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کے تعلیم کردہ شغل پر عمل نہ کر سکا۔ فقط مکہ معظمہ کے قیام کی مدت میں اس پر عمل پیرا رہا تھا بالآخر اسی سال ماہ جمادی الثانیہ میں حضرت حاجی صاحبؒ قدس اللہ سرہٗ العزیز کا وصال ہو گیا۔ اس کے بعد مجھکو شوق سلوک پیدا ہوا تعلیم کردہ شدہ ذکر کو مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں کیا کرتا تھا۔ مگر چونکہ بدن میں حرکت پیدا ہوتی تھی اس لئے لوگوں کے مطلع ہونے کا خیال اس امر کا باعث ہوا کہ بیرون شہر قریب مسجد اجابہ بعض افتادہ کھجوروں کی جھاڑیوں میں جا کر تنہائی میں جب تک جی لگے ذکر کیا کروں۔ چنانچہ اس حالت پر ایک زمانہ گذرا اس اثناء میں جو رویائے صالحہ اور حالتیں پیش آتی تھیں گنگوہ شریف حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بذریعہ مکاتیب پیش کرتا رہتا تھا الطاف بیکراں

کے ساتھ ہمیشہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جوابات میں مفید ارشادات کے ساتھ اعانت فرماتے رہے اس اثناء میں ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ گیارہ حضرات اولیاء اللہ میں سے تشریف لائے ہیں اور فرمایا کہ ہم تجھکو اجازت دیتے ہیں ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہما ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں میں خدمت میں حاضر ہوا تو ایک تہائی ایک کھجور کا عنایت فرمایا اور کہا کہ باقی دو ثلث دوسرے مشائخ طریقہ کے ذریعہ سے تجھکو دیئے جائیں گے۔ اس قسم کے بہت سے خواب دیکھے۔

بالآخر ۱۳۳۸ھ کے رمضان یا شوال میں کرامت نامہ پہنچا کہ تجھکو ایک مہینہ کیلئے گنگوہ آجانا چاہیے۔ اس پر حضرت والد صاحب مرحوم نے ارادہ فرمایا کہ صرف مجھکو گنگوہ شریف بھیجیں بڑے بھائی صاحب مرحوم کو وہاں کی حاضری کا بہت زیادہ شوق تھا وہ ذی قعدہ ۱۳۳۸ھ میں خفیہ طریقہ پر بقصد حاضری گنگوہ شریف روانہ ہوگئے۔ اگرچہ حضرت والد صاحب کا قصد یہ تھا کہ بعد از حج جب کہ قوافل مدینہ منورہ سے جدہ واپس ہوں گے اس وقت مجھکو بھیجیں گے مگر بھائی صاحب کی تنہائی کی بناء پر حکم فرمایا کہ تو بھی ابھی چلا جا چنانچہ میں براہ ینبع البحر جدہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ بھائی صاحب مرحوم جہاز نہ ملنے اور حج کے قریب ہوجانے کی بناء پر مکہ معظمہ چلے گئے ہیں اور وہاں ہی مقیم ہیں۔

بالآخر میں بھی مکہ معظمہ پہنچا اور نعمت حج وعمرہ سے فیضیاب ہونے کی تاریخوں کے بعد جدہ دونوں واپس ہوئے مگر دخانی جہازوں کا اس سال کرایہ اس قدر گراں تھا کہ ہم دونوں کے پاس کی مقدار ہرگز کافی نہ تھی بالآخر اوائل محرم ۱۳۳۹ھ میں بادبانی جہاز دجلہ مسقط جانے والا ملا جس نے تقریباً سوا مہینہ کے بعد مسقط پہنچایا مسقط سے ہر ہفتہ میں ایک دخانی جہاز کراچی جاتا تھا تقریباً ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد وہ جہاز آیا دو دو روپیہ فی ٹکٹ پر کراچی پہنچنا ہوا اور پھر اوائل ماہ ربیع الاول میں گنگوہ شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ اس اثناء میں تمام راہ میں میرے مشاغل سلوک برابر جاری رہے اور بفضلہ تعالیٰ رویائے صالحہ اور مختلف احوال وارد ہوتے رہے۔ گنگوہ شریف پہنچنے پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت زیادہ عنایات فرمائیں۔ والد صاحب مرحوم کے خطوط سے چونکہ حضرت کو پوری کیفیت معلوم ہوچکی تھی اس لئے یہاں انتظار تھا۔

بھائی صاحب مرحوم سہارنپور سے بالا بالا حاضر خدمت ہوئے اور میں نے عرض کیا کہ میں پہلے دیوبند جاؤنگا وہاں سے خدمت اقدس میں حاضر ہونگا۔ بھائی صاحب مرحوم سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں کے لئے ہمنے ایک ایک جوڑا کپڑا تیار کر رکھا ہے مگر حسین احمد کے حاضر ہونے کے بعد دوں گا چنانچہ جب میں دیوبند سے براہ نانوتہ پیدل حاضر ہوا تو وہ جوڑے جو کہ ابھی جدید تھے ہر ایک کو عطا کئے گئے چونکہ ان میں کرتہ پاجامہ ٹوپی ہی

تھی اس لئے بھائی صاحب مرحوم نے عرض کیا کہ حضرت ہم دونوں اپنے اپنے عمامے لاتے ہیں اور پیش کردیتے ہیں جناب ان کو بھی ہیں: یدیں فرمایا کہ اس کو پھر دیکھا جائیگا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بکمال شفقت آخری شغل سلوک تلقین فرمایا۔ میں نے اپنی ان رویار کو جو کہ راستہ میں دیکھی تھیں تنہائی میں پیش کیا جن میں سے ایک یہ تھی کہ میں حضرت قطب العالم حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں اور اس سے پہلے ایک مقدار کھجوروں کی حضرت کے یہاں بطور ہدیہ پیش کرچکا ہوں تو حضرت نے فرمایا کہ تو خود آگر ان کھجوروں کو تقسیم کردے میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ کھجوریں تو میں آپ کے لئے لایا ہوں میرے یہاں تو اس کی دوکان ہے (اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں وسائل معاش کے لئے دوکان کی گئی تھی اور کھجوریں بھی جمع کیگئی تھیں کہ موسم حج میں فروخت ہوں گی) حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں میں جانتا ہوں کہ ہندستان میں کن مشقتوں سے یہ کھجوریں حاصل ہوتی ہیں۔ مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اس خواب کو سنکر ارشاد فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کے یہاں سے تجھ کو اجازت ہوگئی میرے یہاں سے بھی عنقریب ہوجائیگی۔

(چونکہ طلب اجازت وخلافت میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھی میں نے عرض کیا کہ حضرت میں تو اسکا خواستگار نہیں ہوں) اس پر غالبا سکوت فرمایا۔ بارگاہ رشیدی کی حاضری میں بفضلہ تعالٰی واردات ومعنوی نعمتیں بہت زیادہ حاصل ہوتی رہیں۔ ایک شب پندرہ سولہ دن کے بعد بعد از عشا جب کہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیٹھ دبا رہا تھا بین النوم والیقظ کی حالت طاری ہوئی اور سنا گیا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تجھکو چالیس دن کے بعد اجازت ہوگی۔ اس رویار کے بعد ٹھیک چالیس دن گذرنے پائے تھے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بعد از عصر ارشاد فرمایا کہ اپنے اپنے عمامے لے آؤ بھائی صاحب نے دونوں عمامے حاضر کئے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ہر دو کو اپنے پاس بٹھا کر اپنے دست مبارک سے عمامے باندھے اس کے چند منٹوں کے بعد بھائی صاحب سے فرمایا کہ جانتے ہو یہ کیسی دستار تھی بھائی صاحب مرحوم نے فرمایا کہ دستار فضیلت تھی فرمایا کہ نہیں یہ دستار خلافت تھی تم دونوں کو میری طرف سے اجازت ہے؟ اس کے بعد کچھ عرصہ خدمت اقدس میں رہنا ہوا مگر قسمت نے یاوری نہ کی اور بہت جلد افتراق جسمانی کی نوبت آگئی۔ افسوس کہ اپنی تن پروری اور نفس پرستی۔ کاہلی اور غفلت ہمیشہ میدان عمل میں سدراہ ہوتی رہی جس کی بنا پر ہر طرح ناقص ہی رہا ورنہ نعماء الٰہیہ نے کبھی بخل نہ فرمایا اور نہ حضرت مرشد قدس اللہ سرہٗ العزیز کی توجہات اور حضرت شیخ الہند قدس اللہ سرہٗ العزیز کی برکات نے اضافہ سے کوئی کوتاہی کی؛

سود گشت از سجدۂ راہ بتاں پیشانیم	چند برخود تہمت دین مسلمانی نہم

از نکتہ مقصود نہ شد فہم حدیثے | لا دین و لا دنیا بے کار بماندیم

حضرت شیخ الہند قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں اگرچہ زیادہ تر رہنا نصیب ہوا مگر وہاں بھی باوجود ان کی توجہات بے غایات کے اپنی ناعاقبت اندیشیوں اور نالائقیوں نے گل کھلانے میں کمی نہ کی غرض کہ حقیقی معنوں میں میں اپنے اسلاف اور اکابر کرام کے لئے ننگ و عار ہی رہا اور حضرات اہل چشت اور دیگر مشایخ اہل طریق کا صحیح معنوں میں بدنام کرنے والا۔ تاہم مجھکو افضالِ خداوندی سے بہت زیادہ امیدیں ہیں کہ مثل سگ اصحاب کہف مجھ کو اپنے اولیاء کرام کے فیوض سے مستفید ہونیکا موقع عنایت فرمائیں گے اور اپنے دوستوں و بھائیوں سے امیدوار ہوں کہ وہ اپنی دعوات صالحہ اور توجہات ہمم سے اس روسیاہ خاندان کی دستگیری فرمائیں گے۔

چونکہ عرصہ سے بہت سے احباب کا اصرار چلا آرہا تھا کہ شجرہ مرتب کیا جائے تاکہ دوستوں کو نفع ہو۔ اس بنا پر بترتیب ذیل پیش کرتا ہوں۔ اولاً شجرہ چشتیہ صابریہ ذکر کیا گیا ہے کیونکہ ہمارے مشایخ قدس اللہ اسرارہم کا اصل سلوک اسی طریقہ میں ہوا اور یہ نسبت ان میں دیگر نسبتوں پر غالب تر ہے۔ پھر اس سلسلہ کے مشایخ کا تذکرہ اولاً نثر میں اس کے بعد نظم میں پھر نظم بھی اردو۔ فارسی۔ عربی تینوں زبانوں میں ذکر کردی گئی ہے۔ جن صاحبوں کو جس سے ذوق ہو اس کو اختیار فرمائیں۔ آخر میں ایک مختصر نظم ذکر کردی گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو وقت کی تنگی کی وجہ سے طویل شجرہ پڑھنے کی فرصت نہ ہو تو وہ اس مختصر نظم کو پڑھ لیا کریں چونکہ دعوات میں توسل کرنا خواہ اعمال صالحہ سے ہو یا عاملین صالحین سے اولیاء اللہ سے ہو یا انبیاء اللہ سے ملائکہ مقربین سے ہو یا اسماء و صفات و افعال الٰہیہ سے اجابت دعا میں بہت زیادہ مفید اور مؤثر اور سلف صالحین کا معمول بہ امر ہے اس لئے ان شجروں کو اسی طریق توسل پر ترتیب دیا گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ احباب روزانہ کم از کم ایک مرتبہ جونسا بھی شجرہ پسند خاطر ہو پڑھ لیا کریں اپنے لئے اور اس ناکارہ ننگ خاندان کے لئے بھی دعا کریں۔ امید قوی ہے کہ اس طریقہ پر دعا قبول ہوگی۔

وعلی اللہ التکلان وھو ولی التوفیق

ناکارہ و نالائق

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

مورخہ   ۱۳۶ھ

شجرہ مبارکہ رشیدیہ قدوسیہ چشتیہ صابریہ منثورہ

اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ قُطبِ الزَّمَانِ سَیِّدِنَا وَمُرشِدِنَا وَمَولَانَا رَشِید اَحمَدَ الگنگوھِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ مَولَانَا الحَاجّ الحَافِظ الشَّیخ اِمدَادِ اللّٰہِ المُہَاجِر قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا نُور مُحَمَّد الجھنجھانوِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّاہ عَبدِ الرَّحِیم الشَّھِیدِ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبدِ البَارِی الاَمروھِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبدِ الھَادِی الاَمروھِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَضُدِ الدِّین الاَمروھِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّیخ مُحَمَّدِ نِ المَکِّی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّاہ مُحَمَّدِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُحِبّ اللّٰہ الاِلٰہ اٰبَادِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِی سَعِیدِ نِ الگنگوھِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا نِظَامِ الدِّین البَلخِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا جَلَالِ الدِّین التھانیسرِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا قُطبِ العَالَمِ الشَّیخ عَبدِ القُدُّوسِ الگنگوھِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ العَارِفِ الرَّدَولوِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَحمَدَ العَارِفِ الرَّدَولوِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّیخ عَبدِ الحَقِّ الرَّدَولوِی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا جَلَالِ الدِّین کَبِیرِ الاَولِیَاءِ الپانی پتی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا شَمسِ الدِّین التُّرکِ الپانی پتی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیخِ المَشَایِخِ سَیِّدِنَا وَسَیِّدِ العَارِفِین عَلَاءِ الدِّین عَلِی اَحمَد الصَّابِر قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العَزِیز

وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا فَرِیْدِ الدِّیْنِ شَکَرْ گَنْجِ الْاَجُوْدَھَنِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا قُطْبِ الدِّیْنِ بَخْتِیَارِ الْکَاکِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا قُطْبِ الْعَالَمِ اِمَامِ الزَّمَانِ مَرْکَزِ الطَّرِیْقَۃِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ السَّنْجَرِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز۔
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ عُثْمَانِ الْھَارُوْنِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْحَاجِّ السَّیِّدِ الشَّرِیْفِ الزَّنْدَنِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مَوْدُوْدِ الْچِشْتِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ یُوْسُفَ الْچِشْتِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ مُحَمَّدِنِ الْمُحْتَرَمِ الْچِشْتِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ اَحْمَدَ الْاَبْدَالِ الْچِشْتِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّامِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُمْشَاد عَلُوِ الدِّیْنَوَرِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ ھُبَیْرَۃَ الْبَصْرِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا حُذَیْفَۃَ الْمَرْعَشِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا السُّلْطَانِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ اَدْھَمَ الْبَلْخِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا فُضَیْلِ بْنِ عَیَاضٍ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَیْدٍ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَوَاجَہ حَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ سَیِّدِنَا مَدِیْنَۃِ الْعِلْمِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ
وَبِجَاہِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بندہ نالائق حسین احمد اور اس کے دینی بھائی کو اپنی محبت و معرفت رضا و استقامت و حسن خاتمہ عطا فرما۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم

شجرۂ مبارکہ منظومہ چشتیہ صابریہ امدادیہ رشیدیہ

رزقنا اللہ ثمراتہا فی الدارین آمین

تاریخ وفات		مقام دفن

حمد ہے اور شکر ہے سب اس خدا کے واسطے | عاجزوں کو جس نے فرمایا دعا کے واسطے
حمد ہے سب تیری ذات کبریا کے واسطے | اور درود و نعت ختم الانبیا کے واسطے

اور سب اصحاب و آل مجتبیٰ کے واسطے

خلق نے ٹھیرائے ہیں کیا کیا دعا کے واسطے | ہے ترا ہی واسطہ مجھ مبتلا کے واسطے
دربدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے | آسرا تیرا ہے پر مجھ بینوا کے واسطے

رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

گرچہ نالائق ہوں میں بدکار ہوں ظالم جہول | پر مرا جو مدعا دل کا کسی صورت حصول
ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول | کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول

ہاتھ اٹھاؤں جب ترے آگے دعا کے واسطے

علم اور عرفان سے سینہ مرا معمور کر | جام تسلیم و رضا سے مست کر مسرور کر
دولت اخلاص دے عُجب و ریا سے دور کر | نعمت دیدار و جنت قسمت مہجور کر

تاریخ وفات		مقام دفن
روز جمعہ ۹ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ	اس رشید احمد رشید باسخا کے واسطے	قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور

شیخ کو مسجد ہوئی اور مُغ کو مے خانہ نصیب | کر طلب کا اپنی مجھکو جوشش مستانہ نصیب
خلق کو ہوتا ہے حج و زیارت خانہ نصیب | کر مجھے اپنی مدد سے حج مردانہ نصیب

تاریخ وفات		مقام دفن
۱۲ جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۷ھ	حاجی امداد اللہ ذو العطا کے واسطے	مکہ معظمہ جنت المعلیٰ

پس چھڑا دے نفس و شیطاں سے الٰہی دل مرا | کر مشرف عشق رحماں سے الٰہی دل مرا
پاک کر ظلمات و عصیاں سے الٰہی دل مرا | کر منور نور عرفاں سے الٰہی دل مرا

ف یہ شجرہ نظم کیا ہوا قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس میں تضمین حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور دو مخمس علم اور عرفان الخ سے حاجی امداد اللہ ذو العطا کے واسطے تک مولانا مرحوم نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین کے لئے زیادہ فرمائے ہیں ۱۲ منہ

۲۸ رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ	حضرت نور محمد پر ضیا کے واسطے	جھنجھانہ ضلع مظفر نگر

اے رحیم ایسا نہیں ہے تیری رحمت سے بعید ۔۔۔ ہو وے جو مجھ سا شقی الطاف سے تیرے سعید
ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید ۔۔۔ اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید

۲۰ ذی قعدہ ۱۲۲۶ھ	حاجی عبد الرحیم اہل غنا کے واسطے	پنجناہ ملک ولایت

جز تہیدستی کے کیا ہے نقد میرے بار میں ۔۔۔ کچھ وسیلہ ہو قبولیت کا اس سرکار میں
کردہ بیداد درد و غم میرے دل افگار میں ۔۔۔ بار پاؤں جس سے اے باری ترے دربار میں

۲ محرم الحرام ۱۲۲۶ھ	شیخ عبد الباری شہ بے ریا کے واسطے	امروہہ ضلع مراد آباد

ایک عالم پر ہوئے ہیں عام الطاف عمیم ۔۔۔ کیا عجب ہے لطف ہو وے مجھ پہ اے رب رحیم
شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم ۔۔۔ کر ہدایت مجھ کو اب راہ صراط مستقیم

یوم جمعہ ۳ رمضان ۱۱۹۰ھ	شاہ عبد الہادی پیر ہدیٰ کے واسطے	امروہہ ؍؍

عقل کی اور ہوش کی کب ہے خریداری مجھے ۔۔۔ جاہ و حشمت سے ہوئی ہے اب تو بیزاری مجھے
دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے ۔۔۔ اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے

۱۰ رجب المرجب ۱۱۶۲ھ	شاہ عضد الدین عزیز دوسرا کے واسطے	امروہہ ؍؍

محو ہیں عشق محمد میں جو سارے انس و جن ۔۔۔ چین ایک دم بھی نہ ہو دل کو مرے اس نام بن
دے مجھے عشق محمد اور محمدیوں میں گن ۔۔۔ ہو محمد ہی محمد ورد میرا رات دن

۱ رجب و ۳ رجب المرجب ۱۱۲۲ھ	شہ محمد اور محمدی اتقیا کے واسطے	امروہہ ۔ اکبر آباد موتی گڈھ

غم ہو تو ہو حب کا اور ہو وے تو ہو حب کی طلب ۔۔۔ حُبِ حبِ حُبِ حبیب اور حبِ غم حب سبب
حُبِ حق حُبِ الٰہی حُبِ مولا حُبِ رب ۔۔۔ الغرض کر دے مجھے محو محبت سب کا سب

۹ رجب المرجب ۱۰۵۸ھ	شہ محب اللہ شیخ با صفا کے واسطے	الہ آباد

رب بروں اچھوں پہ ہے ہر دم ترا لطف مزید ۔۔۔ گرچہ نالائق ہوں پر ہو وے میسر تیری دید
گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید ۔۔۔ پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید

۱۰۳۱ھ	بوسعید اسعد اہل ورا کے واسطے	گنگوہ ضلع سہارنپور

نفس و شیطاں کا بنا ہوں روز و شب تا رب غلام ۔۔۔ بن نہیں سکتا ہے مجھ سے ایک بھی نیکی کا کام

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام — لطف سے اپنے مرے کر ملک دیں کا انتظام

۸ رجب یا ۲۰ رجب ۱۰۳۵ھ | شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے | بلخ

دین و دنیا کا نہیں درکار مجھکو کچھ کمال — عشق میں ہووے سدا بے حال میرے دل کا حال
ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال — یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو با جاہ و جلال

۱۴ ذی الحجہ ۹۸۹ھ | شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے | تھانیسر

تیرے الطاف و عنایت سے نہیں اب بھی عجیب — دور کتنا جا پڑا ہوں ہوں کسی صورت قریب
حب دنیا دی سے کر کے پاک مجھکو اے حبیب — اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

یوم شنبہ ۲۳ جمادی الآخر ۹۴۵ھ | عبد قدوس شہ قدس و صفا کے واسطے | گنگوہ ضلع سہارنپور

ہووے عزت خواری کوئے محمد سے مری — اور مشرف خو رہے خوئے محمد سے مری
کر معطر روح کو بوئے محمد سے مری — اور منور چشم کر روئے محمد سے مری

۱۴ صفر ۸۹۸ھ نزد اہل عرس | اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے | ردولی

کر عنایت ایک ہمت سوئے احمد سے مجھے — اور لگا راہِ طریقت بوئے احمد سے مجھے
کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے — اور دکھا نورِ حقیقت خوئے احمد سے مجھے

۱۴ صفر ۸۵۹ھ | شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے | 〃

لطف فرما فیض ہمت قلب پر باقی مرے — چمکے جو نور شریعت قلب پر باقی مرے
کھولدے راہ طریقت قلب پر باقی مرے — کر تجلی حقیقت قلب پر باقی مرے

۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ | احمد عبد الحق شہ ملک بقا کے واسطے | 〃

چاہئے جاہ و حشم درکار ہے کب ملک و مال — خواہش علم و ادب ہو نہ طلب فضل و کمال
دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ جلال — ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال

۱۳ ذی قعدہ ۷۶۵ھ یا ۱۳ ربیع الاول | شہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے | پانی پت

چھپ رہا ہے دیدۂ حیراں سے میرا شمس دین — کر دے روشن شعلۂ ایماں سے میرا شمس دین
ہے مکدر ظلمت عصیاں سے میرا شمس دین — کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمس دیں

۹ شعبان یا ۱۰ جمادی الثانی ۷۱۶ھ | شیخ شمس الدین ترک با ضیا کے واسطے | 〃

ظاہر و باطن میں کھل جا عشق کی ایسی بہار
دل رہے پُر درد اور آنکھیں سدا ہوں اشکبار
اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار
عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و قرار

۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ | شیخ علاؤالدین صابر بارضا کے واسطے | پیران کلیر شریف

وہ ملاحت دے کہ میں قربان ہوں سو جان سے
دے ملاحت مجھکو حق نمکینیٔ ایمان سے
اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے
وہ حلاوت ہو کہ دوں سو جان بھی آسان سے

۵ محرم ۶۶۴ یا ۶۹، یا ۷۰، یا ۹۰ | شہ فریدالدین شکر گنج بقا کے واسطے | پاک پٹن شریف

تیغ الفت سے تمہاری عام ہیں گھر گھر شہید
ہے کوئی اصغر شہید اور ہے کوئی اکبر شہید
عشق کی رہ میں ہوئے جوں اولیا اکثر شہید
خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

۲۴ یا ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ | خواجہ قطب الدین مقبول ولا کے واسطے | دہلی

لطف کر عاجز ہوں اور بیدست و پا اندوہگین
دشمن دنیا و دیں ہیں یہ مرے کیسے لعین
بے ترے ہیں نفس و شیطان درپئے ایمان و دین
جلد ہو آکر مرا یارب مددگار و معین

۶ رجب ۶۳۲ھ میں اختلاف بہت ہے | شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے | اجمیر شریف

خاص بندوں پر ہے تیرا آہ کیا کیا لطف عام
کر عطا ان کی بدولت جرعہ من کاس الکرام
یاالٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھکو جام
جس سے اٹھے پردۂ شرم و حیا و ننگ و نام

۵ شوال ۶۳۳ یا ۶۱۷ یا ۶۰۹ھ | خواجہ عثمان باشرم و حیا کے واسطے | مکہ شریف متصل مکان شریف صاحب

خنجر غم سے مرا یوں کردے بس سینہ فگار
زندگی تو موت ہو اور موت ہو مجھ کو بہار
دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار
زندہ کر ذکر شریف حق سے دل اے کردگار

شہ شریف زندنی با اتقیا کے واسطے

آتش دل ہووے ہر ہر ذرہ سے میرے نمود
ہو سراسر درد و غم سوز الم میرا وجود
آتش شوق اس قدر دل میں مرے بھراے ودود
ہر بُنِ مو سے مرے نکلے تری الفت کا دود

۵۲۷ھ یا ۵۳۳ھ | خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے | چشت

میں رہوں کبتک غم دوری سے تیری یوں نڈھال
لطف کر اور لطف سے اپنے خدا مجھ کو سنبھال
رحم کر مجھ پر تو اب جادۂ ضلالت سے نکال
بخش عشق اور معرفت کا مجھ کو یارب ملک و مال

یکم جمادی الاول سنہ ۴ھ | شاہ بویوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے | چشت

کر منور یا خدا روئے محمد سے مجھے — شیفتہ کر سلسلہ موئے محمد سے مجھے
مست اور بے خود بنا بوئے محمد سے مجھے — محترم کر خوارئے کوئے محمد سے مجھے

۳ ربیع الاول ۴۱۱ھ | بو محمد محترم شاہ علا کے واسطے

فکر میں ہے نفس و شیطاں اپنی اپنی گھات سے — مجھ کو بچنے کی توقع کیا ہے ان آفات سے
صدقہ احمد کا یہ ہے امید تیری ذات سے — کر بدل کر دے مرے عصیان کو حسنات سے

۳۵۵ھ | احمد ابدال چشتی باسخا کے واسطے | چشت

کب تلک حیراں رہوں کبتک ہوں زار و نزار — کب تلک دل چاک ہوں کبتک گریباں تار تار
حد سے گذرا رنج فرقت اب تو اے پروردگار — کر مری شام خزاں کو وصل سے روز بہار

۱۴ ربیع الاول یا آخر ۳۱۹ھ | شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے | عکہ از بلاد شام

اک نظر سے اس دلِ ویراں کو تو آباد کر — اس خرابہ کو تغافل سے نہ یوں برباد کر
شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر — اپنے درد و غم سے یارب دل کو میرے شاد کر

۱۴ محرم ۲۹۹ھ | خواجہ ممشاد علوی بو العلا کے واسطے

ہو گئی فرقت میں میری عمر ہی ساری بسر — ڈھونڈھتا کتنا پھرا میں کو بکو اور دربدر
ہے مرے تو پاس ہر دم لیک میں اندھا ہوں کیا — بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر

۷ شوال ۲۸۷ھ | بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے | بصرہ

درد و غم نے عشق کے گھیرا ہے آ بیڈھب مجھے — اپنے بیگانہ کی پروا اب رہی ہے کب مجھے
عیش و عشرت سے دو عالم کے نہیں مطلب مجھے — چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یارب مجھے

۱۴ یا ۱۹ شوال المکرم ۲۵۲ھ | شیخ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے | بصرہ نزد بعض

کچھ نہیں پروا بھلائی یا برائی کی مجھے — زہد کی خواہش طلب نے پارسائی کی مجھے
نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے — بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

یکم شوال ۱۶۱ھ یا ۱۶۲ھ | شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے | در شام علی الاصح

ان بلاؤں سے ہو یارب کس طرح مجھ کو اماں — گھیرتے ہیں ہر طرف سے آ کے لے تیر و سناں

راہزن میرے ہیں ذوقِ قزاق باگر زگراں | تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعاں

محرم الحرام ۱۸۷ھ	شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے	مکہ معظمہ

اپنی خواہش کو کروں کیا عرض میں تیری حضور | میں نہیں لائق کسی صورت سراپا ہوں قصور
کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور | دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور

۲۷ صفر ۱۷۶ھ یا ۱۷۷ھ	خواجہ عبد الواحد ابن زید شاد کے واسطے	بصرہ

ڈالدے میرے گلے میں اپنی الفت کی رسن | کھو پریشانی میری اے واقف سر و علن
کر عنایت مجھ کو توفیق حسن اے ذو المنن | تا کہ ہوں سب کار میرے تیری رحمت سے حسن

یکم رجب یا ۴ محرم ۱۱۰ھ اسمیں اختلاف بہت ہے	شیخ حسن بصری امام اولیا کے واسطے	؍؍

کر عطا ظاہر میں آثار شریعت میرے اب | کر عطا باطن میں اسرار طریقت میرے اب
دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے اب | کھولدے دل میں در علم حقیقت میرے اب

۲۱ رمضان ۴۰ھ	ہادی عالم علی مشکلکشا کے واسطے	نجف اشرف غالباً

شوق ہے اس بینوا کو آپ کے دیدار سے | ہو عنایت کیا عجب ہے آپ کی سرکار سے
کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے | کر مشرف مجھ کو تو دیدار پُر انوار سے

یوم دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	سرورِ عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے	مدینہ طیبہ زاد اللہ تعالیٰ نورہا

در بدر کتنا پھرا دیکھا نہ کچھ مطلب حصول | ہر طرف سے ہو کے مایوس اب بامید وصول
آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہو ملول | کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول

یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

عشق اپنا بھر دے اس میرے دل افگار میں | کیا کمی ہو جائے گی اس سے تیری سرکار میں
ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں | کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں

مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کے واسطے

کر نگاہ لطف کا منظور وحدت سے مجھے | سو خرابی میں ہوں کر معمور وحدت سی مجھے
اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے | کر دوئی کو دور، کر پُر نور وحدت سے مجھے

تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

شمع روئے یار کا کردے تو پروانہ مجھے
کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے
آشنا اپنے سے بیگانہ سے بیگانہ مجھے
کر ذرا اس ہوش سے بے ہوش مستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقان باوفا کے واسطے

آپ کو دیکھوں تو مایوسی ہے بالکل آہ آہ
کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ
بن تیرے الطاف کے کب ہو سکے میرا نباہ
دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ
یا رب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

کیا کروں میں عرض جو گذرے ہے مجھ پر رنج و غم
چرخ عصیاں سر پہ ہے زیر قدم بحرِ الم
دل ہے بریاں سینہ سوزاں چاک داماں چشم نم
چار سُو ہے فوج غم کر جلد اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

ہر طرف سے یاس ہے یہ سوچتا ہوں ہر زماں
گرچہ میں بدکار نالائق ہوں اے شاہ جہاں
تجھ سوا ہے کون میرا میرے رب مستعاں
پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بینوا کے واسطے

ہے غرورِ حسن کیا کیا شاہدوں کے واسطے
ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے
اور بھروسا عجز کا ہے ساجدوں کے واسطے
اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بیدست و پا کے واسطے

نے تو میں آرام چاہوں اور نہ میں رنج و تعب
نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب
اور نہ کچھ دولت کی صورت اور نہ عزت کا سبب
نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
درد دل پر چاہئے مجھ کو خدا کے واسطے

زندگی کے لطف اور کیا کیا زمانہ کی بہار
عقل و ہوش و فکر اور نعمائے دنیا بے شمار
علم و فضل و عزت و جاہ و حشم بھی بے کنار
کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

بات کیا اپنی کہوں اس خاطر افگار کی
گرچہ عالم میں الٰہی میں سعی بسیار کی
کچھ نہ کام آئی مری کوشش دلِ بیمار کی
پر نہ کچھ تحفہ ملا لایق ترے دربار کی

جان و تن لایا دلے تجھ پر فدا کے واسطے

حال میری جان و تن کا تجھ پہ کب مستور ہے	ہے دل صد چاک جو سرتا بپا بے نور ہے
گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے	پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

کشتگان تیغ و تسلیم و رضا کے واسطے

گرچہ برپا شور ہے میرے دل میداد کا	سننے والا کون ہے تجھ بن مگر فریاد کا
حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا	کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا

اپنے لطف اور رحمت بے انتہا کے واسطے

بے کسوں نے جو در پر تیرے ٹھکانا کر لیا	فضل پر تیرے سہارا عاجزوں نے کر لیا
جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا	جس نے یہ شجرہ پڑھایا جس نے اسکو پڑھ لیا

بخش دیجئے سب کو ان اہل صفا کے واسطے

شجرہ منظوم فارسی چشتیہ صابریہ از نتیجہ افکار حضرت شمس الاسلام قطب الانام مولانا العارف باللہ محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی غرق دریائے گناہم	تو میدانی و خود ہستی گواہم
گناہ بے عدد را بار بستم	ہزاراں بار توبہ ہا شکستم
حجاب مقصدم عصیان من شد	گناہم موجب حرمان من شد
زمن دارد سگ نصرانیاں عار	کہ ہست او بے گناہ و من گنہگار
بآں رحمت کہ وقف عام کردی	جہاں را دعوت اسلام کردی
نمیدانم چرا محروم ماندم	رہین این چنیں مقسوم ماندم
گدا خود را ترا سلطاں چو دیدم	بدرگاہے تو اے رحماں دویدم
چو قادر منعم و غفار ہستی	غرض ہر طرح خود مختار ہستی
بحق رہنمائے اہل ابصار	امام اہل حق اولاد انصار

ع یہ تین شعر آئندہ متوسلین حضرت گنگوہی کے لئے بعد میں زیادہ کئے گئے ہیں۔ اصل قصیدہ میں نہیں ہیں

ملاذِ خاص و عام از نقص ایماں — پناہ ہر اسیر نفس و شیطاں
بآں کو شد رشید احمد بش نام — فیوض غیب را بر جملہ قسام
بحق مقتدائے عشق بازاں — رئیس پیشوائے مقتدایاں
امام راست بازاں شیخ عالم — ولی خاص صدیق معظم
شہ والا گہر امداد اللہ — کہ بہر عالم ست امداد اللہ
بحق بادشاہ عالم نُور — رئیس راستاں ثانیؔ طیفور
شہ نور محمّد نور مطلق — امامِ اولیا، صدیق برحق
بآں شاہ شہیداں حاج حرمین — شہ عبد الرحیم غوث دارین
بعبد باری شیخ طریقت — چراغ دین احمد شیخ ملت
بعبد ہادی ہادی پیراں — امیر دستگیر دستگیراں
نہنگ بحر عشق و بحر معنی — بحق شاہ عضد الدین اعنی
بآن غواص دریائے حقیقت — محمّد مکی قطبِ طریقت
بشمس چرخ دیں شاہِ محمّدی — کہ ہم ہادی بد و ہم بود مہدی
بحق بحر موّاج معانی — محب اللہ محی الدین ثانی
بحق بوسعید فخر اقراں — جنید وقت و خو شبلی دوراں
بسلطان المشائخ صدر اعلیٰ — نظام الدین شاہِ دین و دنیا
بحق صدر ایونِ جلالت — جلال الدین شمس چرخ رفعت
بحق عبد قدوس مقدس — کہ کمتر دیدہ چوں او چرخ اطلس
بحق سرو بستان سعادت — محمّد جوہر کان سیادت
بحق سرور اہل معارف — ملاذ اہلِ عرفاں شیخ عارف
بحق احمد عبد الحق کہ افلاک — بہ پیش رفعتش پست ست از خاک
بحق مرکز اہل کمالات — جلال الدین شہ عالی مقامات
بشمس الدین خورشید جہانتاب — امام و قدوۂ ابدال و اقطاب

بحق بحرِ زخار محبت — بحق مشعلِ نار محبت

بحق نورِ چشمانِ اکابر — علی احمد علاؤالدین صابر

بہ گنج شکر ایمان وعرفان — حلاوت بخش جان از قند ایمان

بحق شاہ عالی آستانہ — فرید الدین یکتائے زمانہ

بشمس الاولیا بدر المشائخ — امام الاولیا فخر المشائخ

بحق خواجہ قطب الدین چشتی — کہ شستہ از جہانے نقش زشتی

بحق آنکہ شاہ اولیا شد — دِرِ او بوسہ گاہ اولیا شد

معین الدین حسن سنجری کہ برخاک — ندیدہ چرخ چوں او مرد چالاک

بآں رشک ملائک فخر انساں — سپہ سالار نیکاں خواجہ عثماں

بحق مستِ حق شاہ یگانہ — شریف زندنی فخر زمانہ

بحق خواجہ مودود چشتی — کہ سنگ را فیض او ساز دبہشتی

بحق درِ یکتا جوہر پاک — ابو یوسف چراغ ہفت افلاک

بحق بو محمد محترم شاہ — کہ بد در روز خورشید وبشب ماہ

بحق حاکم شہرِ ولایت — ابو احمد در بحرِ ولایت

بسالار طبیبان روانہا — ابو اسحاق صیقل ساز جانہا

بحق شاہ والاجاہ ممشاد — علو در عشق مولا کامل استاد

بحق بو ہبیرہ زیب عالم — گل باغ سعادت فخر آدم

بحق آنکہ دل در عشق حق بست — حذیفہ مرعشی شیر زمست

بحق پور ادھم محو یزداں — امیر عالم ابراہیم سلطاں

بحق زبدۂ نیکو نصیباں — فضیل ابن عیاض استاد عرفاں

بعبد الواحد بن زید شہباز — کہ بالا شد زکروبی بہ پرواز

بحق مقتدائے مقتدایاں — حسن بصری امام پیشوایاں

بحق شیر یزداں شاہ مرداں — در علم لدنی فیض رحماں

خلیلے بحمد رحمت منبع فیض ۔ تجلی گاہ یزداں مطلع فیض
علی ابن ابی طالب کہ خورشید ۔ بنور خاک پائے اودر خشید
بحق آنکہ او جان جہان ست ۔ فدائے روضہ اش ہفت آسمان ست
بحق آنکہ محبوبش گرفتی ۔ برائے خویش مطلوبش گرفتی
پسندیدی ز جملہ عالم آں را ۔ بما بگذاشتی باقی جہاں را
گزیدی از ہمہ گلہا تو اورا ۔ نمودی صرف او ہر رنگ و بو را
ہمہ نعمت بنام او نمودی ۔ دو عالم را بکام او نمودی
بآں کو رحمۃ للعالمین ست ۔ بدرگاہت شفیع المذنبین ست
بحق سرورِ عالم محمد ۔ بحق برتر عالم محمد
بذات پاک خود کاں اصل ہستی ست ۔ از و قائم بلندیہا و پستی ست
ثنائے او نہ معتمد دو جہان ست ۔ کہ کنہش برتر از کون و مکان ست
دلم از نقش باطل پاک فرما ۔ براہ خود مرا چالاک فرما
بکش از اندرونم الفت غیر ۔ بشو از من ہوائے کعبہ و دیر
درونم را بعشق خویشتن سوز ۔ بتیر درد خود جان و دلم سوز
دلم را محو یاد خویش گرداں ۔ مرا مست مراد خویش گرداں
اگر نالائقم قدرت تو داری ۔ کہ خار عیب از جانم برآری
بخوبی زشت را مبدل نمائی ۔ سیاہی را بہ بخشی روشنائی
گناہم را اگر دیدی نگر ہم ۔ بعفو و فضل خود اے شاہ عالم
تغافل از گدائے خستہ تا کے ۔ دعا نشنیدن و سرگشتہ تا کے
بسے بگذشتہ شاہا نامرادم ۔ بدرگاہت رسیدم شاد شادم
اگر بیچارہ ام ہستی مددگار ۔ تو غفاری اگر ہستم گنہگار
بچشم لطف اے حکم تو برسر ۔ بحال عاجز[ع] بیچارہ بنگر

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

ع یہاں پر حضرت ناظم رحمہ اللہ نے اپنا نام گرامی ذکر فرمایا تھا مگر پڑھنے والے کے لئے بجائے انکے اسم مبارک کے لفظ عاجز پڑھنا چاہئے اسلئے بدل دیا گیا!

شجرہ چشتیہ صابریہ مختصرہ منظومہ از نتائج افکار حضرت شمس العلماء الکاملین قطب الاولیاء العارفین مولانا رشید احمد الگنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

سیدی شیخی رشید احمد امام وقت خویش
ده مرا صادق یقیں از بہر جاہش اے غنی

بہر امداد و بنور و حضرت عبد الرحیم
عبد باری عبد ہادی عضد دین مکی ولی

ہم محمدی و محب اللہ و شاہ بو سعید
ہم نظام الدین جلال و عبد قدوس احمدی

ہم محمد و عارف و ہم عبد حق شیخ جلال
شمس دین ترک و علاؤ الدین فرید جودہنی

قطب دین و ہم معین الدین و عثمان شریف
ہم مودود و ابو یوسف محمد و احمدی

بو اسحاق و ہم ممشاد و ہبیرہ نامور
ہم حذیفہ و ابن ادہم ہم فضیل مرشدی

عبد واحد ہم حسن بصری علی فخر دیں
سید الکونین فخر العالمین بشری نبی

پاک کن قلب مرا تو از خیال غیر خویش
بہر ذات خود شفا بخشم دہ ز امراض لی

شجرہ چشتیہ صابریہ عربیہ منظومہ از نتائج افکار حضرت ادیب کامل استاد فاضل مولانا العارف باللہ والقصار علی الدیوبندی قدس اللہ سرہ العزیز

یا ذا الکرم الانعام و الاحسان
ارحم علی العبد الفقیر الجانی

وارزقہ عرفانا و عشقا کاملا
و سلامۃ للقلب عن طغیان

انی اتیتک سائلا متوسلا
بمحی دین سید الغسان

قطب الزمان رشید احمد ذی العلا
والفضل و التسلیم و الرضوان

فبمرشد غوث الوری شمس الہدی
مقدام اہل العشق و الہیمان

الشیخ امداد اللہ القطب العلی
الجاہ ذی التمکین و العرفان

و بکاشف الظلمات نور محمد
و بسیدی عبد الرحیم الفانی

لطیفہ تین شعر اس میں زیادہ کئے ہیں

[illegible]

وبعبدِ بارى ذاك شيخ شيوخنا ... وبعبدِ هادى للزمان امان
وبحق عضد الدين حق محمّدٍ ... ومحمّدى ظاهر البرهان
وبحق مولانا محبّ الله من ... اعنيت مد آبحه وسيع بيان
بابى سعيدٍ ماجدٍ متورّعٍ ... بنظام دينٍ عارفٍ ربّانى
بجلال دينٍ ذى المكارم والعلى ... وبعبد قدّوسٍ عظيم الشان
بمحمّدٍ قطب الورى وبعارفٍ ... هو للورى كالماء للظمآن
وبحق عبد الحق قدّس سرّه ... بجلال دينٍ ذا كبير اوان
بالشيخ شمس الدين قدوة عصره ... بعلاء دينٍ صابرٍ حقّانى
بفريدِ دين الحق عمّ فيوضه ... وبقطب دينٍ ذاك قطب زمان
بمعين دين الله صاحب سرّه ... غوث الورى وبسيّدى عثمان
وبحرمة الحاجى الشريف امامنا ... بالخواجه مودودٍ وحيد زمان
وبسيّدى كهف الورى علم الهدى ... بيوسفٍ فى الفيض كالتهتان
بمحمّدٍ ذى المجد والعلياء من ... قد فاق عرفانا على الاقران
وبحرمة الشيخ الكريم المقتدى ... بواحمدٍ فى السرّ والاعلان
وبحق ابى اسحاق مرشد دهره ... وبحق ممشادٍ عليم الثانى
بابى هبيرة ذى المقام العالى ... بحذيفةٍ هو نخبة الاعيان
وبحق ابراهيم سلطان الورى ... بفضيلٍ الهادى الى الاحسان
وبحق عبد الواحد الفرد الذى ... هو فى الغرام كطافحٍ سكران
وبحق خير الاصفياء امامهم ... حسنٍ ولم يرمثله العينان
وبحق مولى المؤمنين اميرهم ... وامام اهل الدين والايمان
اعنى عليًّا خير من وطئ الثرى ... مأوى الضعاف مجلّى الاحزان
وبحق سيّدنا النبى محمّدٍ ... هو للخلائق رحمة الرحمان
من فاق [illegible] الخلق فضلا باذخا ... من ساد مجدا عالم الامكان

وَبِفَضْلِكَ الْجَمِّ الْعَمِیْمِ اِلٰهَنَا ... یَا غَافِرًا لِّلذَّنْبِ وَالْعِصْیَانِ
قَدْ جَاءَ عَبْدُكَ بَاكِیًا مُّسْتَصْرِخًا ... مُتَوَسِّلًا بِاَوْلِیَائِكَ الْاَعْیَانِ
فَاغْفِرْ خَطَایَاهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهٗ ... عَمَّا سِوَاكَ اَیَا رَجَاءَ الْعَانِیْ
سَلِّطْ عَلَیْهِ الْعِشْقَ حَتّٰی لَا یَرٰی ... مَوْلَایَ غَیْرَكَ كَائِنًا بِمَكَانِ

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی
خَیْرِ الْوَرٰی وَرَسُوْلِكَ الْعَدْنَانِیْ

شجرہ مبارکہ رشیدیہ قدوسیہ قدس اللہ اسرارہم

اَللّٰهُمَّ بِجَاهِ قُطْبِ الزَّمَانِ سَیِّدِنَا وَمُرْشِدِنَا مَوْلَانَا رَشِیْدِ اَحْمَدَ الْگَنْگُوْهِیْ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْحَاجِ الْحَافِظِ الشَّیْخِ اِمْدَادِ اللّٰهِ الْمُهَاجِرِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا نُوْرِ مُحَمَّدِنِ الْجَهِنْجَهَانُوِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحِیْمِ الشَّهِیْدِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْبَارِیِ الْاَمْرُوْهِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْهَادِی الْاَمْرُوْهِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا عَضُدِ الدِّیْنِ الْاَمْرُوْهِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ مُحَمَّدِنِ الْمَكِّیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا الشَّاهِ مُحَمَّدِیِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا مُحِبِّ اللّٰهِ الْاِلٰهٰ اٰبَادِیْ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْگَنْگُوْهِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا نِظَامِ الدِّیْنِ الْبَلْخِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا جَلَالِ الدِّیْنِ التَّهَانِیْسَرِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا قُطْبِ الْعَالَمِ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ الْگَنْگُوْهِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز
وَبِجَاهِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ قَاسِمِ الْاَوْدِهِیِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز

وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا السید بدھن البہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا المخدوم جہانیان جہان گشت قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا السید جلال الدین البخاری قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا عبید بن عیسیٰ قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا عبید بن ابی القاسم قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا ابی المکارم الفاضل قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا قطب الدین ابی الغیث قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا شمس الدین علی افلح قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا شمس الدین الحداد قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا امام الاولیاء الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا ابی سعید المخزومی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا ابی الحسن القرشی علی الہکاری قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا ابی الفرح الطرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا ابی بکر الشبلی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا الجنید البغدادی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا السری السقطی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا المعروف الکرخی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا داؤد الطائی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا حبیب العجمی قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ شیخ المشایخ سیدنا الامام الحسن البصری قدس اللہ سرہ العزیز
وبجاہ امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
وبجاہ سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طَهِّرْ قَلْبِيْ عَمَّا سِوَاكَ وَنَوِّرْهُ بِاَنْوَارِ عِشْقِكَ وَمَعْرِفَتِكَ وَوَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ وَارْضَ عَنِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا كَرِيْمُ+

شجرہ مبارکہ نقشبندیہ مجددیہ رشیدیہ قدس اللہ اسرارہم

اَللّٰهُمَّ بِجَاهِ قُطْبِ الزَّمَانِ سَيِّدِنَا وَمُرْشِدِنَا وَمَوْلَانَا رَشِيْدِ اَحْمَدَ الْگَنْگُوْهِيِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْحَاجِّ الْحَافِظِ اِمْدَادِ اللّٰهِ الْمُهَاجِرِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا مِيَاجِيْ نُوْرِ مُحَمَّدْ شَاهْ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا السَّيِّدِ اَحْمَدَ الشَّهِيْدِ الْبَرِيْلَوِيِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الشَّاهِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الدِّهْلَوِيِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الشَّاهِ وَلِيِّ اللّٰهِ الدِّهْلَوِيِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الشَّاهِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الدِّهْلَوِيِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الشَّاهِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا السَّيِّدِ اٰدَمَ الْبَنُّوْرِيِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الْاِمَامِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ الْمُجَدِّدِ لِلْاَلْفِ الثَّانِيْ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الْخَوَاجَه بَاقِيْ بِاللّٰهِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الْخَوَاجَه اَمْكَنْگِيْ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الدَّرْوِيْشِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا زَاهِدْ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الْخَوَاجَه عُبَيْدِ اللّٰهِ الْاَحْرَارِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الْخَوَاجَه يَعْقُوْبَ الْچَرْخِيِّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الْخَوَاجَه عَلَاءِ الدِّيْنِ الْعَطَّارِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الْخَوَاجَه بَهَاءِ الدِّيْنِ النَّقْشَبَنْدِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ
وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَايِخِ سَيِّدِنَا الْخَوَاجَه السَّيِّدِ اَمِيْرِ كُلَالِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ مُحَمَّد بَابَا السَّمَاسِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ عَلِی رَامِیْتَنِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ مَحْمُود اَبِی الْخَیْرِ الْفَغْنَوِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ مُحَمَّدِنِ الْعَارِفِ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا رِیْوگرِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ یُوْسُفَ الْہَمْدَانِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ اَبِیْ عَلِیِّنِ الْفَارْمِدِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ اَبِی الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ اَبِیْ عَلِیِّنِ الدَّقَّاقِ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ اَبِی الْقَاسِمِ النَّصِیْرَابَادِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ اَبِیْ بَکْرِنِ الشِّبْلِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا سَیِّدِ الطَّائِفَۃِ الْجُنَیْدِ الْبَغْدَادِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا السَّرِیِّ السَّقَطِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ مَعْرُوْفِ الْکَرْخِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا دَاؤد الطَّائِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَواجہ حَبِیْبِنِ الْعَجَمِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اِمَامِ الْاَوْلِیَآءِ حَسَنِ الْبَصْرِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِ الْاَوْلِیَآءِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ
وَبِجَاہِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
طَہِّرْ قَلْبِیْ عَمَّا سِوَاکَ وَنَوِّرْہُ بِاَنْوَارِ مَعْرِفَتِکَ وَعِشْقِکَ وَوَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّہٗ
وَتَرْضٰی وَارْضَ عَنِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا کَرِیْمُ

شجرہ مبارکہ رشیدیہ قدوسیہ سہروردیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ قُطْبِ الزَّمَانِ سَیِّدِنَا وَمُرْشِدِنَا وَمَوْلَانَا رَشِیْدِ اَحْمَدَ الْگَنْگُوْھِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْحَاجِّ الْحَافِظِ اِمْدَادِ اللّٰہِ الْمُھَاجِرِ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا نُوْرِ مُحَمَّدِنِ الْجَھِنْجَھَانْوِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحِیْمِ الشَّھِیْدِ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْبَارِیِ الْاَمْرُوْھِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْھَادِی الْاَمْرُوْھِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَضُدِ الدِّیْنِ الْاَمْرُوْھِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَکِّیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّاہِ مُحَمَّدِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُحِبِّ اللّٰہِ اِلٰہٰ اٰبَادِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْگَنْگُوْھِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا نِظَامِ الدِّیْنِ الْبَلْخِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا جَلَالِ الدِّیْنِ التَّھَانِیْسَرِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا قُطْبِ الْعَالَمِ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ الْگَنْگُوْھِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا السَّیِّدِ اَجْمَلِ الْبَھْرَائِجِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا السَّیِّدِ جَلَالِ الدِّیْنِ الْبُخَارِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا رُکْنِ الدِّیْنِ اَبِی الْفَتْحِ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا صَدْرِ الدِّیْنِ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ بَھَاءِ الدِّیْنِ زَکَرِیَّا الْمُلْتَانِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ شِھَابِ الدِّیْنِ السُّھْرَوَرْدِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز

وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا ضِیَاءِ الدِّیْنِ اَبِی النَّجِیْبِ السُّہْرَوَرْدِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا وَجِیْہِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَاہِرِ السُّہْرَوَرْدِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَحْمَدَ الدِّیْنَوَرِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُمْشَادِ عَلْوِ الدِّیْنَوَرِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْجُنَیْدِ الْبَغْدَادِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا السَّرِیِّ السَّقَطِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مَعْرُوْفِ الْکَرْخِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا دَاؤدَ الطَّائِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْخَوَاجَہ حَبِیْبِ الْعَجَمِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اِمَامِ الْاَوْلِیَاءِ حَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز
وَبِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ
وَبِجَاہِ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ اِمَامِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
طَہِّرْ قَلْبِیْ عَمَّا سِوَاکَ وَنَوِّرْہُ بِاَنْوَارِ مَعْرِفَتِکَ وَعِشْقِکَ وَوَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّہٗ
وَتَرْضَاہُ وَارْضَ عَنِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا کَرِیْمُ

اعمال متفرقہ صبح و شام

فرائض وواجبات وسنن کے علاوہ چاہئے کہ بعض عبادتوں اور اوراد ووظائف زبانی پر جو کہ صفائی قلب کے لئے ممد ومعاون ہیں مداومت کی جائے۔

اعمال نماز تہجد آخر شب میں کم سے کم دو رکعت اور زیادہ کے لئے کوئی مقدار نہیں ہے۔ البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہ رکعت سے زیادہ منقول نہیں ہے۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رکعتوں کو بہت زیادہ طویل فرمایا کرتے تھے تاآنکہ ایک ایک رکعت ڈھائی ڈھائی پارہ اور اس سے زیادہ تک کی

ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے مشائخ نے بارہ رکعت تہجد کی اختیار فرمائی ہیں۔ تہجد کی رکعتوں میں کسی سورۃ کی خصوصیت نہیں ہے۔ حافظ قرآن کے لئے بہتر یہی ہے کہ جس قدر ہوسکے قرآن کے حصہ کو تہجد میں پڑھا کرے۔ البتہ اگر غیر حافظ ایک پارہ یا دو پارہ یا اس سے زائد یاد رکھتا ہو تو مناسب یہ ہے کہ وہ اسی کو یا اس کے کسی حصہ کو پڑھا کرے۔ اور اگر صرف چھوٹی چھوٹی سورتیں چند یاد ہوں تو اس کے لئے مشائخ نے دو ترکیبیں سہل تر لکھی ہیں۔ پہلی یہ کہ اوّل رکعت میں بعد سورہ فاتحہ قل ہو اللہ بارہ مرتبہ پڑھے اور دوسری میں گیارہ مرتبہ پھر تیسری میں دس مرتبہ چوتھی میں نو مرتبہ اسی طرح ہر رکعت میں ایک دفعہ گھٹاتے رہیں یہاں تک کہ بارھویں رکعت میں ایک دفعہ قل ہو اللہ پڑھی جائے گی۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے رہیں اور اگر جی چاہے تو چار چار رکعت کی نیت باندھیں اور چار کے بعد سلام پھیریں۔

دوسری یہ کہ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھیں۔ اسی طرح بارہ رکعتیں پوری کرلی جائیں۔

تہجد کی نماز اخیر رات میں افضل ہے مگر آدھی رات سے پہلے بھی ہوسکتی ہے۔ اگر کسی کو یہ ڈر ہو کہ اخیر رات میں اس کی آنکھ نہ کھلے گی تو وہ عشا کے بعد سوتے وقت تہجد پڑھ لے۔

نماز اشراق آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب کہ بقدر ایک قامت یا دو قامت اونچا ہوجائے تو کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ چھ رکعت پڑھی جائیں۔ اسمیں کسی سورت کی تخصیص نہیں ہے۔

نماز ضحیٰ یا چاشت جب آفتاب پورب کی طرف اتنا اونچا ہوجائے جتنا ظہر کے وقت میں پچھم کی طرف ہوتا ہے اس وقت یہ نوافل پڑھی جاتی ہیں انھیں کو نماز چاشت اور صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں اور یہی صلوٰۃ الاوابین ہے جسکا تذکرہ خاص فضیلت کے ساتھ احادیث میں آیا ہے۔ اب غلطی سے مغرب کے بعد کی نوافل کو صلوٰۃ الاوابین کہنے لگے۔ یہ کم سے کم چار اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔

نماز فئ الزوال اس نماز کو صلوٰۃ الزوال بھی کہتے ہیں۔ آفتاب کے ڈھل جانے کے بعد چار رکعتیں خواہ دو سلام سے (یعنی دو دو رکعت) یا ایک سلام سے (یعنی چار رکعت ملی ہوئی) پڑھیں۔

نوافل مغرب اس نماز کو عام لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں، کم سے کم چھ رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں۔

نوافل عصر عصر کے فرض سے پہلے چار رکعتیں ہیں۔

نوافل عشاء عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعتیں ہیں۔

صلوٰۃ التسبیح اگر فراغت ہو تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھی جائے ورنہ ہر مہینہ میں ورنہ ہر سال میں اور کم از کم عمر میں ایک مرتبہ اس کو چھوڑنا نہ چاہیے۔

ایام بیض کے روزے ان نوافل نمازوں کے علاوہ نوافل روزے بھی بہت زیادہ مفید اور کارآمد ہیں ان میں سے ایام بیض یعنی ہر مہینہ کی تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں تاریخوں میں روزہ رکھنا

روزہ جمعرات اور دوشنبہ ہر ہفتہ میں جمعرات اور دوشنبہ کو بھی روزہ نفلی رکھا جائے۔

روزہ شش عید شوال کے مہینہ میں عید کے دن کے بعد چھ روزے رکھے جائیں۔

روزہ ذی الحجہ ذی الحجہ کے مہینہ میں اول کے نو دن تک روزے رکھے جائیں اور اگر آسانی نہ ہو تو کم از کم عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ حتی الوسع ترک نہ کیا جائے (حج کرنے والے شخص کو اس دن روزہ نہ رکھنا بہتر ہے تاکہ افعال حج میں کوتاہی نہ ہو)

روزہ عاشورہ محرم کے مہینہ کی نویں اور دسویں میں روزہ رکھا جائے۔

نیز چاہیے کہ روزانہ تلاوت قرآن شریف کرتے رہیں کم از کم اتنا ضرور پڑھ لینا چاہیے کہ چالیس دن میں قرآن شریف ختم ہو جایا کرے۔ اور صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان میں اکتالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھا کریں۔

تسبیحات ستہ

بعد نماز فجر و مغرب سبحان اللہ سو مرتبہ الحمد للہ سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سو مرتبہ اَللہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو مرتبہ اور درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ سو مرتبہ پڑھا کریں

حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز درود شریف کے کلمات ذیل کو زیادہ پسند فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اسلخ

ان دونوں درودوں میں سے جونسا آسان ہو پڑھا کریں میرے نزدیک بھی بہتر دوسرا ہے۔ اور اسی طرح مغرب کی نماز کے بعد بھی ان چھ تسبیحوں کو پڑھا کریں۔ اور سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ سو مرتبہ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللہُ اکتالیس مرتبہ اور اگر فرصت ہو تو دلائل الخیرات کی ایک منزل بھی روزانہ پڑھ لیا کریں اور بعد نماز عشاء ایک سو ایک مرتبہ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھیں اور اگر فرصت زیادہ ہو تو ضیاء القلوب اور زیادہ اوراد دیکھ کر حسب فرصت زیادہ کریں مگر جہاں تک ممکن ہو قلبی اشغال اور تعلیم کردہ شدہ اذکار لسانی میں زیادہ تر جدوجہد کریں۔ یہ سب اوراد بھی ضروری نہیں ہیں البتہ اول کی چھ تسبیحیں زیادہ تر قابل رعایت ہیں۔

نصیحت و وصیت آمیز کلمے از ضیاء القلوب مع بعض تغیرات

طالب حق کو چاہیے کہ پہلے فرقہ ناجیہ (اہل سنت والجماعت) کے عقائد کے موافق اپنے عقائد کی تصحیح کرے اور اسکے بعد مسائل ضروریہ کو سیکھے اور کتاب و سنت اور آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتباع کرے اسکے بعد نفس کو رذیل اخلاق و عادات سے پاک اوصاف کرے۔ چنانچہ ایک بزرگ کا ارشاد ہے۔

خواہی کہ شود دل تو چوں آئینہ	دہ چیز بروں کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب دروغ و غیبت	بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

اس کے بعد تجلیہ میں (جو کہ اخلاق و اوصاف حمیدہ سے عبارت ہے اور وہ منازل سلوک بھی ہیں) کوشش بلیغ کرے۔ دوسری رباعی میں ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ؎

خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم	نُہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین	تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فائدہ - سالک کو یہ بھی چاہیے کہ شریعت کے احکام پر مستحکم رہے اور ممنوعات سے بچتا رہے اور تقوی اور پرہیز گاری کو اپنا شعار بنالے۔ اور ہر حال میں سنت کے اعمال کو آنکھوں کے سامنے رکھے اور منہیات اور مشتبہ چیزوں سے احتراز کرتا رہے۔ اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو جلد توبہ کرے اور اچھے عملوں اور استغفار سے اس کا تدارک کرے۔ دوسرے وقت پر اس کو نہ ٹالے۔ نماز پنجگانہ جماعت اولی کیساتھ مسجد میں پڑھا کرے۔ فرائض اور سنتوں اور نفلوں کے ادا کرنے کے بعد اپنے اوقات کو اشغال باطنیہ میں صرف کرتا رہے اور نوافل اور وظائف کی زیادتی کے پیچھے نہ پڑے

بلکہ باطنی مشغولیت کو اپنا دائمی فرض جانتا رہے اور کبھی غافل نہ ہوئے

ہر نفس بہرت مسیحائیست چست	گر نداری پاس او از جہل تست
ایں چنیں انفاس خوش ضائع مکن	غفلت اندر شہر جاں شائع مکن

اور جب اس میں لذت حاصل ہو تو اللہ کا شکر بجا لائے اور تھوڑے کو بہت جانے اور ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرے اور کشف و کرامات سے لذت نہ اٹھائے بلکہ بیزار رہے اور حالت بسط و انشراح خاطر میں شکر کرتا رہے اور حدود شرعیہ کا پابند رہے اور جب قبض و دل تنگی پیش آئے تو مایوس نہ ہو اور کام کرتا رہے۔ اور تمام عبادتوں میں اپنے آپ پر تہمت رکھتا ہوا ان کے ادا میں اپنے کو کوتاہ دست اور قصوروار سمجھے۔ اور باطن کے احوال کو جاہلوں سے ظاہر نہ کرے۔ اور تصوف کی باتوں کو برملا نہ کہے۔ اور نہ ناواقف اور غیر محرم سے کہے۔ اور رازدار یعنی محرم سے بھی تنہائی میں کہے اور اوقات کا پابند رہے۔ اور تلون طبع سے دور رہے۔ اور دنیا اور مافیہا کو ہر طرح دل سے ترک کرنے والا رہے اور نہ ہزار برس کے اذکار و اشغال بھی کام نہ آئیں گے۔ دل آئینہ ہے اس کو غیر اللہ کی چمک سے محفوظ رکھے اور طلب جاہ و مرتبہ سے جو کہ گمراہی ہے پناہ چاہتا رہے اور وقت کو غنیمت سمجھے اور غفلت سے برباد نہ کرے کیونکہ جو وقت فوت ہو جاتا ہے اس کی قضا نہیں ہو سکتی۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں	بقول حسن کوئی پاتا نہیں
ہر اک لمحہ بہتر جواہر سے ہے	برابر نہیں اس کے ہے کوئی شے

سلوک کے راستہ میں مردانہ قدم رکھے اور دنیوی امور کی خوشی اور غم کو ایک طرف اور بالائے طاق رکھدے کیونکہ یہ حجاب ہے۔ اور ناجنس مخالف شریعت اور منکر فقراء اور بدعتیوں سے بھاگتا ہے۔

نخست موعظ پیر کہن ہمیں سخن ست	کہ از مصاحب ناجنس احتراز کند

اور ایسے خلاف شرع درویشوں سے جو کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہوں دور رہے۔ اگرچہ ان سے کرامتیں اور خوارق عادات ظاہر ہوتے ہوں اور آسمان پر اڑتے ہوں۔ اور آدمیوں سے بقدر ضرورت اختلاط کرے۔ اور ہر ایک اچھے اور برے سے کشادہ پیشانی سے پیش آیا کرے۔ اور لوگوں سے عجز و انکساری سے معاملہ کرے۔ اور نیستی اور پستی کو اپنا شعار اور لازمی طریقہ کرلے اور کسی پر اعتراض نہ کرے لوگوں سے نرمی اور ملائمت سے بولے اور چپ اور تنہا رہنے کو دوست رکھے۔ اور دل جمعی کیساتھ

اپنے کام میں سرگرم رہے۔ تشویش کو دل میں جگہ نہ دے۔ اور جو باتیں پیش آئیں حق تعالیٰ کی طرف سے
جانے اور ہمیشہ دل کا پاسبان اور محافظ رہے۔ تاکہ غیر کا خطرہ نہ آئے اور دینی امور میں لوگوں کو نفع
پہنچانا اپنے اوپر لازم جانے اور ہر کام میں اول خالص نیت کرے اس کے بعد عمل کرے۔ اور کھانے
اور پینے میں حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ نہ اس قدر بڑھائے کہ سستی لائے اور نہ اسقدر گھٹائے کہ ضعف
کی وجہ سے عبادت رہ جائے۔ اسی طرح ہر بات میں افراط اور تفریط سے پرہیز کرتا رہے۔ اور اگر نفس کو
لقمہ چرب دے تو اس سے ویسا ہی کام بھی لے۔ اور بہتر یہ ہے کہ محنت و مزدوری کر کے کھائے اور اگر
توکل کرے تو وہ بھی مناسب اور زیبا ہے۔ بشرطیکہ کسی سے لالچ نہ رکھے اور دل کو غیر اللہ کے تعلق سے
پاک رکھے۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے امید اور ڈر نہ رکھے۔ اور ماسوا سے انس نہ پکڑے۔ اور حق
تعالیٰ کی طلب میں بے آرام اور بے قرار اور مضطر رہے۔ اور جہاں بھی رہے خدا کے ساتھ رہے۔ اور اللہ
تعالیٰ کی نعمت پر خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ شکر کرتا رہے۔ اور فقر و فاقہ اور تنگدستی اور معیشت کی کمی
سے تنگدل نہ ہو بلکہ اپنی عزت اور فخر اس میں جانے اور شکر بجا لاتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو انبیاء اور
اولیاء کا منصب عنایت فرمایا ہے۔ اور اپنے متعلقین سے نرمی اور تلطف اور مہربانی کا معاملہ رکھے
انکی نافرمانیوں سے درگذر کرتا اور ان کے عذروں کو قبول کرتا رہے۔ اور آدمیوں کی غیبت سے پرہیز کرتا رہے
اور لوگوں کے عیبوں کو چھپائے اور اپنے عیبوں کو آنکھ کے سامنے رکھا کرے۔ اور تمام مسلمانوں کو اپنے سے
بہتر جانتا رہے اور کسی سے بحث اور جدال نہ کرے اگرچہ خود حق پر ہو۔ اور مہمان نوازی اور مسافر پروری
کو اپنا پیشہ کر لے اور غریبوں اور مسکینوں کی صحبت میں راغب رہے۔ علماء اور صلحاء کی خدمت گذاری میں اپنی
عزت اور حرمت جانے اور جو کچھ میسر ہو اسی میں صرف کرے تاکہ نقصان نہ اٹھائے۔ اور دل کا تعلق کسی چیز سے
نہ رکھے۔ اور چیزوں کے وجود اور عدم کو برابر سمجھتا رہے۔ اور فقیروں کے لباس کو پسند کرتا رہے اور جس قدر
بھی طعام اور لباس بآسانی حاصل ہو اس پر قناعت کرے۔ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینا (ایثار کرنا)
اپنا پیشہ کر لے۔ اور بھوک اور پیاس کو جو کہ طعام اللہ ہے محبوب رکھے اور کم ہنسا کرے اور بہت رویا کرے
اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی بے پروائی اور بے نیازی سے ڈرتا اور کانپتا رہے اور موت کو جو کہ ماسوا
کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے ہر وقت آنکھ کے سامنے رکھے۔ اور دوزخ سے جو کہ محبوب حقیقی سے فراق اور
جدائی کی جگہ ہے پناہ چاہا کرے اور بہشت کو جو کہ اسکے وصال کی جگہ ہے طلب کرتا رہے۔ اور اپنے اوپر

محاسبہ کرنے کو لازم کرلے (دن کا محاسبہ مغرب کے بعد اور رات کا محاسبہ صبح کے بعد کرے) اور محاسبہ اس کو کہتے ہیں کہ حساب کرے کہ رات اور دن میں مجھ سے کتنی نیکیاں اور کتنی بدیاں ظاہر ہوئی ہیں۔ نیکی پر شکر کرے اور بدی پر توبہ اور استغفار کرے اور سچ بولنے اور حلال کھانے کو اپنا طریقہ بنالے۔ اور کھیل کود اور ہنسی ٹھٹے کی مجلسوں اور غیر مشروع مجمعوں میں حاضر نہ ہو اور جہالت کی رسموں سے پرہیز کرتا رہے۔

اور دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ سب خدا کے لئے کرے اور کوتاہ دست اور کوتاہ طمع رہے یعنی نہ کسی کو ستائے اور نہ بہت زیادہ لوگوں سے لالچ رکھے۔ اور شرمگین کم بولنے والا رہا کرے۔ نیز کم رنج رکھنے والا اور لوگوں کی اصلاح چاہنے والا، بہت طاعت کرنے والا، نیکوکار، نیک رفتار، باوقار رہا کرے، یہ ہیں علامتیں ان لوگوں کی جو کہ اچھی عادتوں والے اور پسندیدہ اوصاف والے ہیں۔ نیز جس کو یہ اوصاف حاصل ہوجائیں اسکو مغرور بھی نہ ہونا چاہئے اور نہ اپنے متعلق گمان نیک رکھنا چاہئے۔

نیز اولیاء اللہ اور مشائخ کے مزاروں کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فراغت دلی کے اوقات میں انکے مزاروں پر بیٹھکر ان کی روحانیت کی طرف توجہ کرے اور اس کی حقیقت اپنے مرشد کی صورت میں تصور کرے اور فیضیاب ہوا کرے اور برکت حاصل کرے۔ اور کبھی کبھی عام اہل اسلام کے مزاروں پر جاکر موت کو یاد کرے۔ اور فاتحہ پڑھ کر ان کو ثواب پہنچائے۔ اور ادب اور حکم مرشد کو بجلائے ادب اور حکم خداتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانا کرے۔ کیونکہ یہ ان کا نائب ہے۔

اپنے مشائخ طریقت کے لئے دعا کیا کرے کہ وہ اس کے لئے فیضان الٰہی کے میزاب (پرنالے) اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ و ذریعہ ہیں۔

اخیر میں میں اپنے جملہ دوستوں اور بھائیوں سے ملتجی ہوں کہ مجھ ناکارہ ننگ خاندان بدنام کنندۂ اسلاف کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ فیض آبادی ثم المدنی ثم الدیوبندی الحنفی
خاکروب خانقاہ رشیدیہ، امدادیہ، قدوسیہ
مدرس دارالعلوم دیوبند

تزکیۃ الخواطر اردو بعض عبارات تحذیر الناس و براہین قاطعہ وحفظ الایمان کی بنا پر جو مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اکابر اہل اسلام کی قطعی تکفیر کی تھی اس کی تردید۔ قیمت صرف (۵ر)

توثیق الکلام امام کے پیچھے نماز میں الحمد شریف نہ پڑھنے کی عجیب وغریب تحقیق اور مذہب حنفیہ کی بے نظیر تائید (۶ر)

تحذیر الناس قسم اول از حضرت قاسم العلوم والخیرات اس رسالہ میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کی عجیب وغریب تفسیر ہے۔ قیمت (۵ر)

حقوق الاسلام پیر، استاد، ماں، باپ، دادا دادی، نانا، نانی، میاں، بیوی، حاکم، محکوم، ہمسایہ، مہمان جانور وغیرہ سب کے حقوق جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے کتنی ہمدردی کی تعلیم دی ہے۔ قیمت (۱۰ر) ڈیڑھ آنہ

حفظ الایمان مع بسط البنان و تغییر العنوان

اس میں علم غیب، سجدہ تعظیمی کے متعلق مدلل تحقیق (۳ر)

دعائے حزب البحر والبر و اسماء بدریین دعائے حزب البحر والبر و اسماء بدریین جن مرتبے کی دعائیں ہیں محتاج تعارف نہیں ہم نے ان تینوں وظیفوں کو یکجا ہی طبع کرایا ہے ہدیہ ہر سہ وظائف (۶ر) چھ آنے

زبدۃ المناسک مصنفہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی در حج میں اگر یہ رسالہ ساتھ ہو تو بہت زیادہ اس سے حاجی کو دستے۔ قیمت (۵ر)

آداب معاشرت مصنفہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ باہمی برتاؤ اور روزمرہ کی زندگی بسر کرنے کے آداب وغیرہ۔ قیمت (۳ر)

احکام التجلی مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ دیدار الٰہی دنیا میں ہو سکتا ہے یا نہیں۔ حضور اکرم کو دیدار الٰہی کس طرح ہوا اس کی عجیب وغریب تحقیق۔ قیمت تین آنہ (۳ر)

بیاض محمدی اصلی معروف بہ عطار النان مصنفہ حضرت بقیۃ السلف الصالحین حجۃ اللہ علی العالمین مولانا الحاج القاری الحافظ ابو محمود مولانا الشیخ محمد محدث التھانوی فاروقی چشتی نقشبندی مجددی قدس سرہٗ عملیات و تعویذات میں بے نظیر کتاب ہے جس کو بڑی جاں فشانی کے ساتھ مولانا مولوی محمد احمد اللہ صاحب عمری مظفر نگری عم فیوضہم (فاضل دیوبند) نے ایک قلمی نسخہ سے مرتب فرمایا ہے۔ قیمت آٹھ آنہ

تحقیق الخطبۃ والجمعہ مصنفہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی۔

ایک استفتاء کا جواب جس میں محققانہ طور پر دکھلایا ہے کہ خطبہ سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں نہ ہونا چاہئے (۴ر)

جمال القرآن مصنفہ حکیم الامت محی السنۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم تجوید میں نہایت سہل عبارات میں تحریر کیا گیا ہے۔ (۳ر)

حق السماع مصنفہ حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سماع کے متعلق فقہی تحقیق اور بزرگان امت کے اقوال قیمت (۳ر)

حجۃ الاسلام مصنفہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانی دار العلوم دیوبند۔ اثبات توحید و رسالت اور ارکان اسلام کے فطری ہونے کی بحث میں بے نظیر رسالہ ہے۔ علوم غیبیہ کا خزانہ ہے (۸ر)

حیات خضر علیہ السلام مولفہ حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب حضرت خضرؑ کے متبرک حالات حدیث تفسیر تاریخ کی معتبر کتب سے لکھے گئے ہیں قیمت (۵ر)

شرح شاطبی ملا علی قاری فن قرات کی مشہور کتاب ہے۔ عرصہ سے نایاب تھی حال میں عمدہ کتابت وطباعت اور کاغذ کے ساتھ طبع کرائی ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے

مسلمانوں کا راستہ مصنفہ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت تین آنے (۳ر)

دیوان حماسہ کا عدیم المثال جدید تحشیہ

مخدوم الادبا حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب کا تازہ ترین ادبی شاہکار

"دیوان حماسہ" فصحائے عرب قدیم کے اشعار کا ایک ایسا عدیم المثال مجموعہ ہے کہ جسکی اہمیت و رفعت کا اعتراف دنیا کے ہر اس گوشہ میں کیا جاتا ہے کہ جہاں عربی ادب کا ادنیٰ سے ادنیٰ ذوق بھی موجود ہے۔ صدیاں گذر گئیں کہ طالبان ادب اس نادرہ روزگار مجموعہ سے استفادہ کر رہے ہیں اور نہیں کہا جاسکتا کہ کب تک اسکی افادیت کا سلسلہ اسی طرح جاری رہیگا۔ "دیوان حماسہ" زبان عربی کے طلبہ اساتذہ اور درسگاہوں کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ ان تمام تر اہمیتوں کے باوجود اب سے چند سال پہلے تک اس دیوان کی طباعت میں کوئی خاص اہتمام نہیں کیا گیا تھا عام طور پر یا تو مصری طبع ہوتا رہا یا کہیں کہیں دو چار سطریں لکھ کر حاشیہ کا نام کر دیا گیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اغلاط کی کثرت پڑھنے والوں سے زیادہ پڑھانے والوں کے لئے الجھن کا باعث بنی ہوئی تھی اور اس سے استفادہ کی خاطر خواہ صورتیں مفقود تھیں۔ یہ نہیں کہ علمائے ادب کو ان مشکلات کا احساس نہ تھا۔ احساس تو ضرور تھا لیکن کام اتنا دشوار تھا کہ اس کی نازک ذمہ داریوں کا بار اٹھاتے ہوئے ہر شخص جھجکتا تھا۔"

حق جل مجدہ اپنی مرضیات کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائیں تاج احلی، مخدوم الادبا حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب دامت فیوضہم کو آپ مرثے از غیب برون آید و کارے بکنند" کے صحیح مصداق بنکر آگے بڑھے اور متن کی تصحیح و درستی کے ساتھ ہی کتاب کو بہترین حواشی سے مزین کیکے اساتذہ و طلباء کے لئے ایک عظیم مصیبت علمی سے نجات حاصل کرنے کے سامان فراہم کر دیئے۔ یہ گلدستہ ادب مذکورہ خصوصیات کے ساتھ تین مرتبہ اشاعت پذیر ہوا۔ اور اہل علم نے والہانہ انداز میں اُسے خراج قبول پیش کیا لیکن افسوس ہے کہ دو پرداز وں کی قلت اعتناء کے باعث اب بھی اغلاط و اسقام کے کانٹوں سے پوری طرح پاک نہ ہوا اور شائقین ادب کا دامن الجھنے کو سامان باقی رہ گئے۔ حضرت ممدوح مدظلہ کے لئے یہ امر غایت درجہ اذیت کا باعث بنا ہوا تھا۔ چنانچہ ممدوح نے مکرر اس کی صحت اور مزید حواشی کی درستی و اصلاح کی طرف توجہ فرمائی اور فوائد و حواشی میں ایسی جدت کی کہ اس کی حیثیت کو پہلے سے اتنا بلند و بالا کر دیا کہ اب اسے ایک **عدیم المثال جدید تحشیہ** کہنا بالکل درست ہے۔ الحمد للہ کہ اس مرتبہ اس گرانمایہ کی اشاعت کا فخر مکتبہ اعزازیہ دیوبند کو نصیب ہوا ہے۔ حضرت ممدوح نے صرف اسی کرم پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اپنے اوقات عزیز صرف فرما کر اس کی تکمیل کے جملہ مراحل کی پوری پوری نگرانی بھی خود ہی فرمائی تاکہ بظاہر حالات اغلاط و اسقام کا امکان باقی نہ رہے۔ مکتبہ اعزازیہ کا قیام وارتقاء کلیۃً حضرت ممدوح کے الطاف مخصوصہ کا رہین منت ہے۔ حضرت ممدوح کا کرم عظیم ہے کہ وہ اس **مکتبہ کو اپنے اعتماد کی دولت سے نوازتے ہیں اور اسے اہم ذمہ دارانہ علمی خدمات کا حقیقی اہل تصور فرماتے ہیں۔** پس شکر نعمت کے طور پر خاکسار نے بھی تاجرانہ ذہنیت سے بالاتر ہو کر حماسہ کو اس "عدیم النظیر جدید تحشیہ" کے ساتھ طبع کرانے میں اپنی پوری قوت صرف کر دی ہے اور مصارف کی زیادتی سے بے پرواہ ہو کر اس کی صوری حیثیت کو آراستہ اور دیدہ زیب بنانے میں کوتاہی نہیں کی ہے۔ فالحمد للہ کہ گلہائے رنگارنگ کا یہ مجموعہ خارہ جس سے پاک صاف ہو کر نظر افروز خاطر نگیں ہو گیا ہے۔ بلحاظ کتابت و طباعت کی گرانی اور عمدگی کے باوجود قیمت قسم اول ساڑھے تین روپے (۳؎) قسم دوم چھ روپے (۶؎)

ملنے کا پتہ

(مولوی) **سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند** (یوپی)

ہر قسم کی درسی و غیر درسی عربی، فارسی، اردو، مذہبی کتب
(مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند (یوپی)